مختصر خلاصۂ مضامینِ قرآن

پارہ ۱ تا ۳

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی رجسٹرڈ

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

مختصر خلاصہ ٔ مضامینِ قرآن

پہلا پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴿﴾
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿﴾
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ﴿﴾ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿﴾ صِرَاطَ
الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ﴿﴾غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلاَ الضَّآلِّیْنَ﴿﴾

پہلے پارے میں دوسورتیں ہیں۔سورہ ٔ فاتحہ مکمل شامل ہے جس میں صرف ایک ہی رکوع ہے۔سورہ ٔبقرۃ کے۴۰ میں سے ابتدائی ۱۶رکوع اِس پارے میں شامل ہیں۔

سورہ ٔفاتحہ

طلبِ ہدایت کی دعا

اِس سورہ ٔ مبارکہ کو’’الفاتحہ‘‘ اِس لیے کہا جاتا ہے کہ اِس سے قرآنِ مجید کا افتتاح یعنی آغاز ہوتا ہے۔اِس سورۃ کے کئی نام ہیں۔اِن میں سے ایک نام ہے’’اساس القرآن‘‘یعنی قرآنِ مجید کی بنیاد۔ اِس نام کی وجہ یہ ہے کہ یہ سورہ ٔ مبارکہ ایک دعا ہے اور پورا قرآنِ مجید جوابِ دعا ہے۔اِس سورہ ٔطیبہ میں اللہ نے ہمیں دعا سکھائی **اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ** ۔اے اللہ!تو ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔اِس دعا کے جواب میں اللہ نے قرآنِ مجید عطا فرما دیا جو تمام انسانوں کے لیے ہدایت ہے۔سورہ ٔ فاتحہ میں ہدایت کے حصول کے لیے نہ صرف دعا سکھائی گئی بلکہ دعا مانگنے کا سلیقہ بھی سکھایا گیا ہے۔پہلے اللہ کی حمد وثناء کی جائے،اُس کی بڑائی کو تسلیم کیا جائے،پھر اپنی عاجزی کا اعتراف کرتے ہوئے اُس کی مکمل بندگی کرنے کا اقرار کیا جائے اور آخر میں اپنی دعا اور حاجت پیش کی جائے۔

سورۂ بقرۃ

امت کی ذمہ داریاں

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۷

قرآن سے ہدایت پانے والوں کے اوصاف

اِس رکوع میں قرآنِ حکیم کو طلب گاروں کے لیے ہدایت قرار دیا گیا اور اِن خوش نصیبوں کے اوصاف بیان کیے گئے۔ اِس کے بعد اُن بدنصیبوں کا ذکر کیا گیا جو اپنے تکبر اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے قرآنِ حکیم سے ہدایت حاصل کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ گویا اس رکوع میں اہلِ حق اور اہلِ باطل کے کردار کو نمایاں کیا گیا۔

رکوع ۲ ...... آیات ۸ تا ۲۰

منافقانہ کردار کی وضاحت

دوسرے رکوع میں منافقین کا ذکر ہے۔ منافق وہ لوگ ہوتے ہیں جو حق کو قبول تو کر لیتے ہیں لیکن جب اُس کے تقاضے کے مطابق عمل کرنے کا وقت آتا ہے اور حق کے لیے مال و جان کی قربانی دینے کی دعوت دی جاتی ہے تو پیٹھ پھیر لیتے ہیں۔ اللہ نے اِس منافقانہ کردار کو بے نقاب کیا اور مثالوں کے ذریعہ اِس کردار کی بھرپور وضاحت فرما دی۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۱ تا ۲۹

قرآنِ حکیم کی عظمت اور دعوت

تیسرے رکوع میں قرآنِ حکیم کی عظمت اور نوعِ انسانی کے لیے اِس کی دعوت کا بیان ہے۔ تمام انسانوں کو زندگی کے ہر گوشہ میں اللہ کی مکمل اطاعت کی دعوت دی گئی۔ قرآنِ حکیم کو اللہ کا بے نظیر کلام قرار دیا گیا اور اِس حقیقت کا انکار کرنے والوں کو اِس جیسے کلام کی محض ایک سورۃ مقابلہ میں لانے کا چیلنج دیا گیا۔ اِسی رکوع میں اللہ نے آگاہ فرما دیا کہ بعض ایسے فاسق لوگ ہوتے ہیں جنہیں قرآن سے ہدایت نہیں بلکہ گمراہی ملتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ عہد کرنے کے بعد اُسے پورا نہیں کرتے، جس چیز کے ساتھ اللہ نے تعلق قائم کرنے کا حکم دیا

اُس سے تعلق توڑ دیتے ہیں اور زمین میں اللہ کی نافرمانیاں کر کے فساد پھیلاتے ہیں۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۰ تا ۳۹

قرآنِ حکیم کا فلسفہ

چوتھے رکوع میں قرآنِ حکیم کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ فلسفہ کا موضوع ہوتا ہے کائنات، خالق اور انسان کے بارے میں سوالات کا جواب دینا۔ اِس رکوع میں بتایا گیا کہ کائنات اللہ نے بنائی۔ انسان کو بھی اللہ نے پیدا فرمایا اور اُسے اِس کائنات میں خلافت کا منصب عطا کیا۔ تسخیرِ کائنات کے لیے اُسے علم کی دولت سے سرفراز کیا اور تمام فرشتوں اور ابلیس نامی جن کو اُس کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا حکم دیا۔ ابلیس نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ اللہ نے حضرت آدمؑ کو آگاہ کیا کہ دنیا میں ابلیس، اُن کی نسل کو اللہ کی نافرمانی کی طرف راغب کرے گا۔ اِس کے شر کے مقابلہ کے لیے اللہ ہدایت نازل فرماتا رہے گا۔ ہدایت پر عمل کرنے والے کامیاب اور اُس سے رُخ پھیرنے والے عذاب کا شکار ہوں گے۔

رکوع ۵ ...... آیات ۴۰ تا ۴۶

بنی اسرائیل کے لیے ہدایات

پانچویں رکوع سے سابقہ امتِ مسلمہ یعنی بنی اسرائیل سے خطاب کا آغاز ہوتا ہے۔ اِس رکوع میں اُنہیں دی گئی ہدایات کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ اُنہیں نصیحت کی گئی کہ قرآنِ مجید پر ایمان لاؤ، باجماعت نماز کا اہتمام کرو اور قول و فعل کے تضاد سے بچو۔ ایسا نہ ہو کہ تم لوگوں کو تو اچھی باتوں کی نصیحت کرو اور خود اپنے آپ کو بھول جاؤ۔

رکوع ۶ ...... آیات ۴۷ تا ۵۹

بنی اسرائیل پر انعامات اور اُن کی ناشکری

چھٹے رکوع میں بنی اسرائیل پر اللہ کے انعامات کا ذکر اور اُن کی ناشکری و نافرمانی کا بیان ہے۔ اللہ نے اُنہیں فرعون کے ظلم سے بچایا، اُن پر صحرائے سینا میں بادلوں کا سایہ کیا اور من وسلویٰ کی صورت میں انتہائی عمدہ غذا اُنہیں عطا فرمائی۔ بنی اسرائیل نے ناشکری کرتے ہوئے بچھڑے

کی ایک مورت کو معبود بنالیا اور حضرت موسیٰؑ سے اللہ کا دیدار کرانے کا مطالبہ کرنے لگے۔ سزا کے طور پر اللہ نے اُنہیں مختلف عذابوں سے دوچار رکھا۔

رکوع ۷ ...... آیات ۶۰ تا ۶۱

ناشکری کی سزا ...... ذلت و محتاجی

ساتویں رکوع میں بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے اِس احسان کا ذکر ہے کہ اُن کے ۱۲ قبائل کے لیے صحرا میں ایک چٹان سے پانی کے ۱۲ چشمے جاری کر دیے گئے۔ اُنہوں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے بجائے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ ہم من و سلویٰ کھا کھا کر اُکتا چکے ہیں۔ ہمیں تو ایسی غذائیں پسند ہیں جو زمین سے پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ نے نعمتوں کا نزول ختم کر دیا اور اُنہیں کہا کہ کھیتی باڑی کر کے زمین سے اپنی پسندیدہ غذا حاصل کر لو۔ وہ محنت و مشقت کے عادی نہ رہے تھے لہٰذا شدید محتاجی، غذا کی قلت اور ذلت سے دوچار ہوئے۔

رکوع ۸ ...... آیات ۶۲ تا ۷۱

اللہ کی بے چون و چرا اطاعت کرو

آٹھویں رکوع میں گائے کے حوالے سے ایک واقعہ کا بیان ہے۔ یہ واقعہ اتنا اہم ہے کہ اِس پوری سورۂ مبارکہ کا نام ''البقرۃ'' (گائے) ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو اللہ کا حکم سنایا کہ ایک گائے ذبح کرو۔ بجائے اِس کے کہ فوراً اللہ کے حکم پر عمل کرتے اور ایک گائے پکڑ کر ذبح کر دیتے پوچھنے لگے کہ وہ گائے کیسی ہے؟ اُس کا رنگ کیسا ہے؟ اُس کی صفات کون کون سی ہیں؟ آخر کار اُن کے لیے ایک ایسی گائے معین کر دی گئی جسے وہ مقدس سمجھتے تھے۔ اللہ کا حکم آئے تو فوراً تعمیل کرنی چاہیے۔ غیر ضروری سوالات کرنا اللہ کی نگاہ میں ناپسندیدہ عمل ہے۔

رکوع ۹ ...... آیات ۷۲ تا ۸۲

بنی اسرائیل کے عوام اور علماء کا حال

نویں رکوع میں بنی اسرائیل کے عوام کے بارے میں آگاہ کیا گیا کہ وہ شریعت کا علم رکھتے ہی نہیں۔ اپنی خواہشات کی پیروی کو شریعت پر ترجیح دیتے ہیں۔ اکثر علماء جانتے بوجھتے شریعت

کے خلاف فتویٰ دے کر دنیا کماتے ہیں۔ اِن کے لیے روزِ قیامت دوگنا عذاب ہوگا۔ دنیا کمانے کی بنا پر اور اُس گمراہی کے سبب سے جو غلط فتویٰ کی وجہ سے پھیلی۔ اُن کا خوش کن عقیدہ ہے کہ ہم اللہ کے لاڈلے ہیں اور دوزخ میں نہیں ڈالے جائیں گے۔ اللہ کا ضابطہ تو یہ ہے کہ جس نے جان بوجھ کر ایک گناہ کیا اور وہ اِس گناہ کو اپنے لیے جائز سمجھنے لگا تو وہ جہنمی ہے اور جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔ ہاں جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کرتے رہے، وہ جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کریں گے۔

رکوع ۱۰ ...... آیات ۸۳ تا ۸۶

شریعت پر جزوی عمل کی سزا

دسویں رکوع میں بنی اسرائیل سے ایک عہدِ شریعت لینے کا ذکر ہے۔ اُنہوں نے شریعت پر عمل کرنے کا عہد کیا لیکن اُسے توڑ دیا۔ شریعت کی کچھ باتوں پر عمل کیا اور کچھ کی خلاف ورزی کی۔ یہ طرزِ عمل اللہ کی نہیں بلکہ اپنی خواہشاتِ نفس کی اطاعت والا ہے۔ اللہ نے بطورِ سزا اُنہیں دنیا میں رسوا کیا اور آخرت میں شدید عذاب کی وعید سنائی۔ آج ہم مسلمانوں کی دنیا میں ذلت و رسوائی کا سبب بھی یہی ہے کہ ہم شریعت کے بعض احکامات پر عمل کر رہے ہیں اور اکثر احکامات پر عمل سے گریز کر رہے ہیں۔ اللہ ہمیں پورے کے پورے اسلام پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۱۱ ...... آیات ۸۷ تا ۹۶

بنی اسرائیل کا نبی اکرم ﷺ سے حسد

گیارہویں رکوع میں بتایا گیا کہ بنی اسرائیل اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ وہ محض حسد کی وجہ سے آپ ﷺ پر ایمان نہیں لا رہے۔ اُنہیں جلن ہے کہ آپ ﷺ کا تعلق بنی اسرائیل سے کیوں نہیں۔ اُن کی ساری بداعمالیوں کا سبب یہ ہے کہ وہ دنیا کی زندگی سے محبت کرتے ہیں۔ وہ مرنا نہیں چاہتے بلکہ اُن میں سے ہر شخص ہزار برس تک جینے کا آرزومند ہے۔ البتہ لمبی زندگی کی آرزو اُنہیں اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکے گی۔

رکوع ۱۲ ...... آیات ۹۷ تا ۱۰۳

بنی اسرائیل کی حضرت جبرائیلؑ سے دشمنی

بارہویں رکوع میں بنی اسرائیل کے ایک بہتان کا ذکر کیا ہے۔ وہ حضرت جبرائیلؑ پر الزام لگاتے تھے کہ اُنہوں نے ہم سے دشمنی کی اور وحی ہمارے کسی فرد کے بجائے حضرت محمد ﷺ پر نازل کردی۔ اِس رکوع میں جواب دیا گیا کہ حضرت جبرائیلؑ نے اللہ کے حکم سے آپ ﷺ کے قلبِ مبارک پر وحی نازل کی۔ جو کوئی بھی اللہ، اللہ کے پیغمبروں اور فرشتوں سے دشمنی کرے گا تو اللہ بھی ایسے بدبختوں کا دشمن ہے۔

رکوع ۱۳ ...... آیات ۱۰۴ تا ۱۱۲

تورات کیوں منسوخ کی گئی؟

تیرہویں رکوع میں یہود کے اِس اعتراض کا جواب ہے کہ اللہ نے تورات کو کیوں منسوخ کیا؟ جواب دیا گیا کہ اللہ بادشاہ ہے۔ اُسے پورا اختیار ہے کہ جب چاہے اپنے فرامین کو بدل دے۔ بندوں کا خیر خواہ ہے اور اُن کی سہولت کے لیے تدریجاً احکامات نازل کرتا ہے۔ ایک حکم کو منسوخ کرنے کے بعد اُس جیسا یا اُس سے بہتر حکم نازل کر دیتا ہے۔

رکوع ۱۴ ...... آیات ۱۱۳ تا ۱۲۱

یہودی اور عیسائی مسلمانوں سے کب راضی ہوں گے؟

چودہویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ یہودی اور عیسائی مسلمانوں سے اُس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک وہ اُن کے طریقہ کی پیروی نہ کریں۔ مسلمانوں کے لیے بھلائی اور کامیابی کا راستہ یہ ہے کہ وہ قرآنِ حکیم کی دی ہوئی ہدایت کی پیروی کریں۔ سچے مومن وہی ہیں جو پیروی کی نیت سے قرآنِ حکیم کی اِس طرح تلاوت کریں جیسا کہ تلاوت کرنے کا حق ہے۔

رکوع ۱۵ ...... آیات ۱۲۲ تا ۱۲۹

حیاتِ ابراہیمؑ ...... آزمائشوں کی داستان

پندرہویں رکوع میں بیان کیا گیا کہ حضرت ابراہیمؑ کو اللہ نے کئی محبتوں کے حوالے سے آزمایا۔

اُنھوں نے والدین کی محبت، گھر کی محبت، وطن کی محبت، قوم کی محبت، اولاد کی محبت، غرض ہر محبت کو اللہ کی محبت کے سامنے قربان کر دیا۔ یہاں تک کہ اپنے بیٹے کو بھی اللہ کے حکم پر قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ اللہ نے اُنہیں انعام کے طور پر نوعِ انسانی کے لیے امام بنا دیا۔ اُنھوں نے شہرِ مکہ کو آباد کیا اور وہاں بیت اللہ کی تعمیرِ نو کرتے ہوئے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ! ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھا، ہماری خدماتِ دینی کو قبول فرما اور ہماری نسل میں سے ایک پیغمبر بھیج دے جو اللہ کا کلام لوگوں کو سنائے، اُنہیں احکامات اور حکمت سکھائے اور اُن کا تزکیہ کرے۔ اللہ نے یہ دعا قبول فرمائی اور نبی اکرم ﷺ کو نسلِ ابراہیمی میں آخری نبی بنا کر بھیجا۔

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو آیاتِ قرآنی سنائیں، جو لوگ یہ آیات سن کر آپ ﷺ کے قریب آئے آپ ﷺ نے قرآن کے ذریعہ سے اُن کے نفوس کا تزکیہ کیا۔ اُن کے دلوں میں اللہ کی محبت، آخرت کی فکر اور شہادت کی تڑپ پیدا کی۔ پھر اُنہیں احکامات سکھائے اور احکامات کی حکمت سکھائی۔ اِس طریقہ سے وہ جماعت تیار ہوئی جس نے بڑی قربانیاں دے کر ایک صالح معاشرہ اور عادلانہ نظام قائم کیا۔ آج بھی اگر ہم چاہتے ہیں کہ معاشرتی عدل قائم ہو تو اِس کے لیے بھی یہی طریقہ ہوگا۔ قرآن کی دعوت کے ذریعہ سے لوگوں کو جمع کیا جائے، اُن کی تربیت اور تزکیہ کیا جائے۔ اِس کے بعد وہ اللہ کے احکامات پر عمل کرنے اور عادلانہ نظام کے قیام کے حوالے سے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہوں گے۔

رکوع ۱۶ ...... آیات ۱۳۰ تا ۱۴۱

ملتِ ابراہیمی کی وضاحت

سولھویں رکوع میں ملتِ ابراہیمؑ کی وضاحت کی گئی۔ ملتِ ابراہیمؑ یہ ہے کہ جیسے ہی اللہ کا حکم آئے فوراً اُس کی تعمیل کی جائے۔ یہی روش ہر دانشمند انسان کو اختیار کرنی چاہیے۔ اہمیت نیک لوگوں کی راہ کی پیروی کی ہے نہ کہ اُن سے کسی نسلی تعلق کی۔ لہٰذا دو مرتبہ اس رکوع میں بیان کیا گیا:

تِلْکَ اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ ج وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿﴾

''وہ ایک گروہ تھا جو گزر چکا، اُنہوں نے جو اعمال کیے وہ اُن کے لیے تھے اور تم جو اعمال کررہے ہو وہ تمہارے لیے ہیں۔ تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے''۔

کسی سے نسلی تعلق کو آخرت میں بخشش کی بنیاد نہ سمجھنا بلکہ اللہ تو کردار دیکھے گا۔ اللہ ہمیں اچھا کردار اختیار کرنے اور نیک لوگوں کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مختصر خلاصہٗ مضامینِ قرآن

دوسرا پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا عَلَیْھَا ط قُلْ لِّلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿﴾

دوسرے پارے میں سورۂ بقرۃ کے ۱۶ رکوع شامل ہیں یعنی رکوع ۱۷ تا رکوع ۳۲۔

رکوع ۱۷ ...... آیات ۱۴۲ تا ۱۴۷

تحویلِ قبلہ اور تحویلِ امت کا بیان

سترہویں رکوع میں تحویلِ قبلہ کا حکم ہے۔ مسلمانوں نے مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد ۱۷ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نمازیں ادا کیں۔ پھر تحویلِ قبلہ کا حکم آیا اور مسجدِ حرام کو قبلہ قرار دے دیا گیا۔ اِس موقع پر آگاہ کیا گیا کہ صرف قبلہ تبدیل نہیں ہوا بلکہ امت بھی تبدیل کر دی گئی ہے۔ بنی اسرائیل کو اُن کے جرائم کی وجہ سے دنیا کی امامت کے منصب سے معزول کر دیا گیا اور یہ اعزاز اب مسلمانوں کو دے دیا گیا۔ اُن کی ذمہ داری لگائی گئی کہ وہ دینِ حق کی تبلیغ، اِس پر عمل اور اِس کے نفاذ کے ذریعے نوعِ انسانی تک اللہ کا دین پہنچانے کا حق ادا

کریں۔اسلام کی تعلیمات کو سیکھیں ، اِن پر عمل کریں اور اِن کے اجتماعی احکامات کے نفاذ کے لیے جدوجہد کریں۔اجتماعی احکامات کے نفاذ سے ہی وہ اسلام کے دینِ حق اور قابلِ عمل ہونے کا ثبوت پیش کر کے نوعِ انسانی پر حجت پوری کر سکیں گے۔ یہ بڑی کٹھن ذمہ داری ہے۔ اللہ ہمیں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

رکوع ۱۸ ...... آیات ۱۴۸ تا ۱۵۲

صالح جماعت تیار کرنے کا نبوی طریقِ کار

اٹھارہویں رکوع میں وہ طریقۂ کار بیان کیا گیا ہے جس کے ذریعہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ صالح جماعت تیار کی جس کی قربانیوں کے ذریعہ سے بالآخر اللہ کا دین غالب اور نافذ ہوا۔ آپ ﷺ نے قرآن کی آیات سنا کر لوگوں کو جھنجھوڑا اور متوجہ کیا۔ جو لوگ متوجہ ہوئے وہ آپ ﷺ کے قریب آ گئے اور آپ ﷺ کے جاں نثار بن گئے۔اب آپ ﷺ نے اِسی قرآن کے ذریعہ سے اُن کی تربیت اور تزکیہ کیا۔اُن کے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکالا ، آخرت کی فکر اور اللہ کی محبت کو ڈالا اور دین کے لیے مال لگانے اور اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے کا جذبہ پیدا کیا۔اُنہیں قرآن کے احکامات سکھائے اور پھر اِن احکامات کی حکمت بتا کر اُنہیں دین پر ثابت قدم کر دیا۔ان ثابت قدم افراد کی جدوجہد سے دینِ حق غالب ہوا۔ آج بھی غلبۂ دین کے لیے اِسی اسوۂ رسول ﷺ پر عمل کر کے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

رکوع ۱۹ ...... آیات ۱۵۳ تا ۱۶۳

راہِ حق میں قربانیاں دینی پڑیں گی

انیسویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ نوعِ انسانی تک اللہ کے دین کی تبلیغ کا حق ادا کرنا ایک کٹھن ذمہ داری ہے۔ضروری ہے کہ اِس ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے اللہ سے مدد مانگی جائے اور صبر واستقامت کی روش اختیار کی جائے۔حق کی راہ میں مال وجان قربان کرنے کے مراحل آ کر رہتے ہیں۔ جو لوگ اِن مراحل میں ڈٹ جاتے ہیں اُن پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اُنہیں ہدایت یافتہ ہونے کی سند عطا ہوتی ہے۔

رکوع ۲۰ ...... آیات۱۶۴ تا ۱۶۷

قلبی ایمان کیسے حاصل ہوتا ہے؟

بیسویں رکوع میں اللہ نے یہ حقیقت بیان کی کہ ایمان کیسے شعوری طور پر حاصل ہوتا ہے۔ ایمان اللہ نے ہر انسان کے وجود میں رکھ دیا ہے لیکن رفتہ رفتہ ہم اِس ایمان سے غافل ہو جاتے ہیں۔کائنات میں اللہ کی بے شمار نشانیاں ہیں۔اُن پر غور کرنے سے اللہ یاد آجاتا ہے اور انسان کے اندر چھپے ہوئے ایمانی حقائق شعور کی سطح پر آجاتے ہیں۔آسمانوں اور زمین کی تخلیق،آسمان سے برسنے والی بارش،زمین میں اگنے والی نباتات،زمین پر پھیلے ہوئے طرح طرح کے جاندار، ہواؤں کی تبدیلی،آسمانوں میں تیرنے والے بادل اور سمندر میں رواں دواں کشتیاں انسانوں کو عظیم خالق کی معرفت کا شعور دینے والی نشانیاں ہیں۔

کھول آنکھ زمین دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

اِن نشانیوں پر غور سے ایمان حاصل ہوتا ہے اور سچے اہلِ ایمان وہ ہیں جو اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔کچھ بدنصیب اللہ کے بجائے سیاسی و مذہبی سرداروں کو بڑا مان کر اُن کی اطاعت کرتے ہیں۔اُن سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ جیسی محبت اللہ سے کرنی چاہیے۔وہ روزِ قیامت اُس وقت انتہائی مایوس ہوں گے جب اُن کے سردار اُن سے اعلانِ بیزاری کریں گے۔ بدنصیب پیروکار اللہ سے درخواست کریں گے کہ اے اللہ! ہمیں دنیا میں دوبارہ بھیج دے تا کہ ہم بھی اِن سرداروں سے ایسے ہی اعلانِ بیزاری کریں جیسے کہ آج اُنھوں نے ہم سے اعلانِ بیزاری کیا ہے۔اُن کی درخواست رد کردی جائے گی۔اُنہیں اُن کی سرداروں کی خدمت والی سرگرمیاں بطورِ حسرت دکھائی جائیں گے اور وہ ہمیشہ آگ میں جلتے رہیں گے۔

رکوع ۲۱ ...... آیات ۱۶۸ تا ۱۷۶

عوام اور علماءِ سوء کی گمراہی

اکیسویں رکوع میں لوگوں کی اکثریت کی گمراہی کی وجہ بیان کی گئی۔ جب بھی اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ احکامات کی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے باپ دادا کے رسم

ورواج کی پیروی کریں گے۔ یہ عوام کا حال ہے۔علماء کا معاملہ یہ ہے کہ اُن میں سے اکثر حق کو چھپا کر یا اُس میں تحریف کر کے لوگوں کی پسند کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اور اُس کی قیمت لیتے ہیں۔ایسے لوگ یہ قیمت لے کر اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔افسوس! یہ کیسے نڈر ہیں جو اللہ کے عذاب سے نہیں ڈر رہے اور جانتے بوجھتے جہنم کا سودا کر رہے ہیں۔

رکوع ۲۲ ...... آیات ۱۷۷ تا ۱۸۲

نیک انسان کون ہے؟

بائیسویں رکوع میں نیکی کا جامع تصور بیان کیا گیا ہے۔نیک انسان وہ ہے کہ جس کی نیکی صرف اللہ کی رضا اور آخرت کے اَجر وثواب کے لیے ہو۔ وہ انسان دوست ہو اور اپنا مال مستحقین کی مدد کے لیے خرچ کرے۔ وہ عبادت گزار ہو یعنی نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے۔معاملات کا کھرا ہو، سچ بولے اور اپنے وعدے پورے کرے۔حق اور باطل کے معرکے میں حصہ لے، اِس دوران آنے والی مشکلات پر صبر کرے اور باطل کے خلاف ڈٹ کر حق کا ساتھ دے۔

رکوع ۲۳ ...... آیات ۱۸۳ تا ۱۸۸

رمضان، قرآن اور روزے کا بیان

تیئسویں رکوع میں رمضان، قرآن اور روزے کے بارے میں ہدایات دیں گئیں۔رمضان المبارک کو نزولِ قرآن کا مہینہ ہونے کی وجہ سے فضیلت دی گئی اور قرآن کو تمام انسانوں کے لیے انتہائی واضح ہدایت قرار دیا گیا۔آ گاہ کیا گیا کہ روزے دو ہیں۔ایک روزہ فرض عبادت ہے جو صرف رمضان میں رکھنا ہے۔دوسرا روزہ زندگی بھر کا ہے اور وہ ہے حرام کمائی سے پرہیز کرنا۔منع کیا گیا کہ دوسروں کا مال ناحق طریقہ سے مت کھاؤ۔

رکوع ۲۴ ...... آیات ۱۸۹ تا ۱۹۶

اللہ کی راہ میں قتال اور انفاق کا حکم

چوبیسویں رکوع میں مسلمانوں کو مشرکینِ مکہ کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دیا گیا۔مکی دور میں اِس کی اجازت نہیں تھی۔فرمایا گیا کہ مشرکین سے دین کے غلبہ کی منزل سر ہونے تک جنگ کرتے

رہو۔البتہ ہر قسم کی زیادتی سے منع کیا گیا۔ایسے لوگوں کو معاف کرنے کا حکم دیا گیا جو ظلم اور شرک سے باز آجائیں۔یہ بھی حکم دیا گیا کہ جنگ کے لیے مال خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔اگر تم جنگ نہیں کرو گے تو دشمن تم پر حاوی ہو جائے گا اور تمہیں ہلاک کر ڈالے گا۔

رکوع ۲۵ ...... آیات ۱۹۷ تا ۲۱۰

پورے کے پورے اسلام پر عمل کرو

پچیسویں رکوع میں مناسکِ حج کا ذکر ہے۔حج کے موقع پر دعاؤں کے لیے وسیع وقت ہوتا ہے۔کچھ بدنصیب وہاں پر اللہ سے صرف دنیا مانگتے ہیں۔اُن کے لیے آخرت میں کچھ نہیں ہے۔البتہ جو لوگ اللہ سے دنیا و آخرت دونوں کی بھلائیاں مانگتے ہیں، اُن کے لیے آخرت میں اُن کی نیکیوں کا بھرپور اَجر ہے۔رکوع کے آخر میں حکم دیا گیا کہ پورے کے پورے اسلام پر عمل کرو۔ایسا نہ ہو کہ کچھ باتیں اللہ کی مانو، کچھ رسم و رواج کی اور کچھ اپنے نفس کی۔ایسی غیر خالص اطاعت شیطان کے نقشِ قدم کی پیروی ہے اور اللہ اِسے ہرگز قبول نہیں کرے گا۔

رکوع ۲۶ ...... آیات ۲۱۱ تا ۲۱۶

جنت کا حصول آسان نہیں!

چھبیسویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ جنت کا حصول آسان نہیں ہے۔ جنت میں وہی لوگ جائیں گے جو سخت قسم کی آزمائشوں میں حق پر ڈٹے رہیں گے اور مال و جان کی بازیاں لگا دیں۔

جنت تیری پنہاں ہے تیرے خونِ جگر میں
اے پیکرِ گل کوششِ پیہم کی جزا دیکھ

رکوع کے آخر میں ارشاد ہوا کہ اے مسلمانو! تم پر جنگ کا کرنا فرض کر دیا گیا ہے خواہ تمہیں یہ حکم کتنا ہی ناگوار ہو۔ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور اُس میں تمہارے لیے خیر ہو اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو اور اُس میں تمہارے لیے شر ہو۔اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

رکوع ۲۷ ...... آیات ۲۱۷ تا ۲۲۱

کافروں کے جرائم زیادہ سنگین ہیں

ستائیسویں رکوع میں محترم مہینوں میں جنگ، شراب اور جوئے کی حرمت اور یتیموں کے حقوق کے بارے میں احکامات ہیں۔ حرمت والے مہینوں میں جنگ کے حوالے سے ارشاد ہوا کہ بلاشبہ اِن مہینوں میں جنگ کرنا منع ہے۔ البتہ جو لوگ کفر کر رہے ہیں، اللہ کی راہ سے روک رہے ہیں اور شرک کر رہے ہیں، اُن کے جرائم اِس سے بھی زیادہ بڑے ہیں۔ واضح کیا گیا کہ جنت کے صحیح امیدوار وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور پھر مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اللہ کی راہ میں مال لگانے کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان ضرورت سے زائد ہر شے اللہ کی راہ میں قربان کر دے۔

رکوع ۲۸ ...... آیات ۲۲۲ تا ۲۲۸

خواتین سے متعلق مسائل

اٹھائیسویں رکوع میں حیض، قسم اور طلاق یافتہ خاتون کی عدت کے بارے میں احکامات ہیں۔

رکوع ۲۹ ...... آیات ۲۲۹ تا ۲۳۱

طلاق کی اقسام

انتیسویں رکوع میں طلاق کی مختلف اقسام کا ذکر کیا گیا۔ معاملہ اگر دو طلاقوں تک ہو تو یہ طلاق رجعی ہے یعنی شوہر اور بیوی رجوع کر سکتے ہیں۔ اگر شوہر نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو یہ طلاق مغلظ ہے۔ اب رجوع نہیں ہو سکتا سوائے اِس کے کہ خاتون کسی اور مرد سے نکاح کرے اور وہ شخص وفات پا جائے یا اتفاقی طور پر اُسے طلاق دے دے تو اب سابقہ شوہر سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔

رکوع ۳۰ ...... آیات ۲۳۲ تا ۲۳۵

خواتین سے متعلق مسائل

تیسویں رکوع میں رضاعت اور بیوہ خاتون کی عدت کے حوالے سے ہدایات ہیں۔

رکوع ۳۱ ...... آیات ۲۳۶ تا ۲۴۲

رخصتی سے پہلے طلاق

اکتیسویں رکوع میں اُس طلاق کے حوالے سے ہدایات ہیں جو رخصتی سے پہلے ہی دے دی گئی ہو۔ اِن ہدایات کے بعد آیت ۲۳۸ میں فرمایا:

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿﴾

''نمازوں کی حفاظت کرو اور بہترین نماز پڑھو اور اللہ کے سامنے عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو''۔

نماز میں انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے جا کر عہدِ بندگی کو تازہ کرتا ہے۔ انسان بار بار کہتا ہے: **اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ** ...... اے اللہ ہم تیری ہی بندگی کریں گے اور تجھ سے ہی مدد چاہیں گے۔

سرکشی نے کر دیے دھندلے نقوشِ بندگی
آؤ سجدے میں گریں لوحِ جبیں تازہ کریں

جو انسان بار بار اِس عہدِ بندگی کو دہرا رہا ہو، اُسی سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے تمام معاملات میں، خواہ معاشی ہوں یا عائلی، اللہ کا کہنا مانے گا اور کسی قسم کی زیادتی اور تقویٰ کے خلاف کام نہیں کرے گا۔

رکوع ۳۲ ...... آیات ۲۴۳ تا ۲۴۸

اہمیت مال کی نہیں علم کی ہے!

بتیسویں رکوع میں اہلِ ایمان کو اللہ کی راہ میں جنگ کرنے اور مال خرچ کرنے کا حکم دیا گیا۔ بشارت دی گئی کہ جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا اُسے اللہ اپنے ذمہ قرضِ حسنہ قرار دیتا ہے اور روزِ قیامت اُس کا کئی گنا اجر عطا فرمائے گا۔ اِسی رکوع میں بنی اسرائیل کے بزدل لوگوں کی مثال بطورِ عبرت پیش کی گئی۔ بنی اسرائیل کو اللہ نے فلسطین پر فتح دے دی تھی۔ رفتہ رفتہ وہ دنیاداری میں پڑ گئے اور اِس کے نتیجہ میں وہاں آباد ایک مشرک قوم اُن پر غالب آ گئی۔ وہ اُس

مشرک قوم سے ڈر کر اپنے شہر سے نکل گئے۔ اللہ نے اُن پر موت طاری کی اور پھر دوبارہ زندہ کر دیا۔ اُنہیں احساس ہوا کہ جس موت سے ہم ڈر رہے تھے وہ تو یہاں بھی آ گئی۔ اب اُن میں اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اُنھوں نے اُس وقت کے نبی حضرت سموئیلؑ سے بادشاہ مقرر کرنے کی درخواست کی۔ نبیؑ نے اللہ کے حکم سے حضرت طالوت کو بادشاہ مقرر کر دیا۔ بنی اسرائیل نے اعتراض کیا کہ یہ بادشاہ کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ تو مالی اعتبار سے انتہائی تنگدست ہیں۔ نبیؑ نے جواب دیا کہ اللہ کی نگاہ میں مال کی نہیں بلکہ علم کی اہمیت ہے۔ اللہ نے اُنہیں علم دیا ہے اور جسمانی قوت دی ہے جو کہ جنگ کے لیے ضروری ہے۔ اللہ ہمیں بزدلی، بخل اور قیل وقال سے بچائے اور اپنی راہ میں مال اور جان لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مختصر خلاصہ مضامینِ قرآن

تیسرا پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا قف وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۞

تیسرے پارے میں سورۂ بقرۃ کے آخری ۸ رکوع یعنی رکوع ۳۳ تا ۴۰ اور سورۂ آلِ عمران کے ۲۰ میں سے ابتدائی ۹ رکوع شامل ہیں۔

رکوع ۳۳ آیات ۲۴۹ تا ۲۵۳

اہمیت اسباب کی نہیں اللہ کی مدد کی ہے!

تینتیسویں رکوع میں حضرت طالوت کی جالوت کے ساتھ جنگ کا ذکر ہے۔ حضرت طالوت کا

لشکر تعداد اور اسباب کے اعتبار سے کمزور تھا لیکن اُن کا بھروسہ اللہ پر تھا۔ اُنھوں نے اللہ سے صبر واستقامت اور نصرت کی التجا کی۔ اللہ نے اُن کی مدد فرمائی اور اُنھوں نے جالوت کے کئی گنا بڑے لشکر کو شکستِ فاش دی۔ گویا اہمیت اسباب کی نہیں اللہ کی مدد کی ہے۔ یہ مدد اُن کے لیے ہے جن کی نیتوں میں اخلاص ہو اور جو حق کی خاطر ڈٹ جانے والے ہوں۔

رکوع ۳۴ ...... آیات ۲۵۵ تا ۲۵۷

کیا روزِ قیامت شفاعت کام آئے گی؟

چونتیسویں رکوع میں حکم دیا گیا کہ قیامت آنے سے پہلے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ وہ قیامت جس میں کوئی باطل سفارش، کوئی رشتہ داری اور لین دین کام نہ آئے گا۔ پھر اِس رکوع میں آیت الکرسی ہے جو تمام آیاتِ قرآنی کی سردار ہے۔ اِس آیت میں اللہ کی کئی صفات کا بیان ہے۔ اِس آیت میں امید دلائی گئی کہ اللہ اپنے نیک بندوں کو بعض گناہ گاروں کے حق میں شفاعت کی اجازت عطا فرمائے گا۔ اللہ ہمیں بھی نبی اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین! آیت الکرسی کے بعد ارشاد ہوا کہ اللہ اپنے نیک بندوں کا ولی ہے اور اُنہیں گمراہیوں کے اندھیروں سے نکال کر حق کی روشنی کی طرف لے آتا ہے۔ برے لوگوں کے دوست شیاطین ہیں جو اُنہیں ہدایت کی راہ سے ہٹا کر گمراہیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

رکوع ۳۵ ...... آیات ۲۵۸ تا ۲۶۰

کیا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟

پینتیسویں رکوع میں اللہ کی قدرتوں کے اظہار کے لیے تین واقعات کا بیان ہے۔ خاص طور پر اللہ کی اِس شان کو نمایاں کیا گیا کہ وہ مرنے کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔

رکوع ۳۶ ...... آیات ۲۶۱ تا ۲۶۶

انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت اور آداب

چھتیسویں رکوع میں حکم دیا گیا کہ اللہ کی راہ میں خلوص کے ساتھ مال خرچ کرو۔ دکھاوا کرنا، کسی کو صدقہ

دے کر احسان جتلانا یا طعنہ دینا صدقات کو ضائع کر دیتا ہے۔خلوص کے ساتھ خرچ کرنے والوں کو اللہ سات سو گنا تک اَجر عطا فرماتا ہے۔ پھر اللہ جس کے لیے چاہے اجر کو اور بڑھا دیتا ہے۔اللہ ہمیں اپنی راہ میں نہ صرف خرچ کرنے بلکہ اپنے انفاق کی حفاظت کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

رکوع ۳۷ ...... آیات ۲۶۷ تا ۲۷۳

انفاق فی سبیل اللہ کا بہترین مصرف

سینتیسویں رکوع میں ہدایت دی گئی کہ اللہ کی راہ میں اچھا اور پاکیزہ مال خرچ کرو۔جیسا مال تمہیں پسند ہے ویسا ہی مال اللہ کی راہ میں دو۔ پھر انفاقِ مال کا بہترین مصرف ایسے لوگوں کی مالی مدد کرنا ہے جو دین کے خدمت میں اِس طرح لگے ہوئے ہیں کہ معاش کے لیے جدوجہد نہیں کر سکتے۔مزید فرمایا کہ مال و دولت سے زیادہ بڑی نعمت حکمت ہے یعنی حق و باطل کو پہچاننے والی باطنی بصیرت ۔جسے حکمت عطا کی گئی اُسے تو بہت بڑی بھلائی مل گئی ۔اللہ ہمیں بھی عطا فرمائے۔آمین!

رکوع ۳۸ ...... آیات ۲۷۴ تا ۲۸۱

سودی لین دین کی زوردار مذمت

اڑتیسویں رکوع میں سود کی حرمت کا بیان ہے۔حکم دیا گیا کہ سودی لین دین چھوڑ دو ورنہ تمہارے خلاف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ڈرو اُس دن سے جب تم سب اللہ کے دربار میں پیش کیے جاؤ گے اور ہر شخص کو اُس کے اعمال کے مطابق بدلا دیا جائے گا۔

رکوع ۳۹ ...... آیات ۲۸۲ تا ۲۸۳

قرض کے بارے میں ہدایات

انتالیسویں رکوع میں قرض، ادھار لین دین، باہمی معاہدات، رہن اور گواہی کے حوالے سے تفصیلی ہدایات دی گئیں۔

رکوع ۴۰ ...... آیات ۲۸۴ تا ۲۸۶

عظیم الشان دعا کا تحفہ

چالیسویں رکوع میں آخرت کے محاسبہ سے خبردار کیا گیا:

وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِىۡٓ اَنۡفُسِكُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ يُحَاسِبۡكُمۡ بِهِ اللّٰهُ

''چاہے تم کسی بات کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے حساب لے لے گا''۔

اللّٰھم حاسبنا حسابًا یسیرًا ...... اے اللہ! ہم سے حساب فرما آسان حساب۔

سورہ مبارکہ کے آخر میں اہلِ ایمان کو ایک عظیم الشان دعا کا تحفہ دیا گیا:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ...... اے ہمارے رب! ہماری پکڑ نہ فرمایئے اُس پر جو ہم بھول گئے یا جو ہم سے خطا ہوئی۔ **رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا** ...... اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالیے جو آپ نے ہم سے پہلے آنے والوں پر ڈالا۔ **رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ** ...... اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیے جو ہم اٹھا نہ سکیں۔ **وَاعۡفُ عَنَّا** ...... اور ہم سے درگذر فرمایئے۔ **وَاغۡفِرۡ لَنَا** ...... اور ہماری بخشش فرمایئے۔ **وَارۡحَمۡنَا** ...... اور ہم پر رحم فرمایئے۔ **اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا** ...... آپ ہی ہمارے مولا ہیں۔ **فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ** ...... پس ہماری مدد فرمایئے کافر قوم کے مقابلہ میں۔

سورۂ آلِ عمران

کشمکشِ حق و باطل میں صبر و تقویٰ کی تلقین

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۹

قرآن کی ہر آیت حق ہے خواہ ہمیں سمجھ میں آئے یا نہ آئے

پہلے رکوع میں عظمتِ قرآنِ حکیم کا بیان ہے۔ قرآنِ حکیم نہ صرف حق پر مبنی کتاب ہے بلکہ اب یہی کتاب حق و باطل میں فرق کی کسوٹی ہے۔ اِس میں کچھ آیات بالکل واضح ہیں جو کہ قرآن کی تعلیمات کی بنیاد ہیں۔ کچھ دوسری آیات ہیں جو متشابہ ہیں یعنی ہماری ناقص عقل کے لیے اُنہیں

سمجھنا مشکل ہے۔ جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہوتا ہے وہ متشابہ آیات ہی کو اپنے غور وفکر کا موضوع بناتے ہیں اور اُن کی خودساختہ تاویل کرتے ہیں تاکہ کوئی فتنہ اُٹھا سکیں۔ البتہ علم میں پختگی رکھنے والے لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کی ہر آیت، خواہ اُس کا فہم ہماری عقل میں آئے یا نہ آئے، حق ہے کیونکہ اُسے ہمارے رب نے نازل کیا ہے۔ وہ اپنے رب سے دعا کرتے ہیں:

رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

''اے رب ہمارے! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر دیجیے گا اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرمایئے گا، بے شک آپ ہی عطا فرمانے والے ہیں''۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۰ تا ۲۰

آخرت کی نعمتیں ابدی اور اعلیٰ ہیں

دوسرے رکوع میں واضح کیا گیا کہ بیویوں، اولاد، مال ودولت، سونے چاندی، کھیتیوں اور دیگر اسبابِ دنیا کی محبت انسان کے لیے مزین کر دی گئی ہے۔ انسان کے لیے امتحان یہ ہے کہ آیا وہ اِن دنیوی محبتوں کو ترجیح دیتا ہے یا آخرت کی نعمتوں کا طلب گار بنتا ہے۔ دنیوی نعمتیں وقتی اور گھٹیا ہیں جبکہ آخرت کی نعمتیں ابدی اور اعلیٰ ہیں۔ آخرت کی نعمتیں اُن متقیوں کو ملیں گی جو اللہ سے ڈرنے والے، اُس کی بندگی کرنے والے اور خاص طور پر سحر کے وقت (نمازِ تہجد کے ساتھ) بخشش مانگنے والے ہیں۔ اِس رکوع میں یہ اعلان بھی کیا گیا کہ اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی دینِ حق ہے جو زندگی کے انفرادی واجتماعی تمام معاملات کے لیے ہدایات دیتا ہے۔ چونکہ دیگر الہامی مذاہب میں تحریف ہوگئی اِس لیے اللہ کی نگاہ میں اُن کی حقانیت ختم ہو چکی ہے۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۱ تا ۳۰

مومن کافروں کو دوست نہ بنائیں

تیسرے رکوع میں نصیحت کی گئی کہ مومنوں کو چاہیے کہ وہ مومنوں کے مقابلہ میں کافروں کو دوست نہ بنائیں۔ جس نے ایسا کیا اُس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں اگر جان کو خطرہ ہو تو

پھر ظاہری طور پر دوستی کی جاسکتی ہے لیکن بہتر ہے کہ انسان کافروں سے ڈرنے کے بجائے اللہ سے ڈرے اور عزیمت کی راہ اختیار کرے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۱ تا ۴۱

اللہ بغیر اسباب کے بھی عطا کرتا ہے

چوتھے رکوع میں بیان کیا گیا کہ حضرت مریم سلامٌ علیہا کی والدہ نے یہ نذر مانی کہ میرے ہاں جو بھی اولاد ہوگی میں اُسے خدمتِ دین کے لیے وقف کروں گی۔ ایسی نذر ماننے والوں کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوتی تھی لیکن اللہ نے اُنہیں حضرت مریم سلامٌ علیہا جیسی عظیم بیٹی عطا فرمائی۔ اللہ نے ساتھ ہی بشارت دی کہ اِس بیٹی جیسا کوئی بیٹا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اللہ نے اِسے تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ حضرت مریم سلامٌ علیہا کو خدمتِ دین کے لیے وقف کر دیا گیا اور حضرت زکریاؑ نے آپ کی بہت عمدہ تربیت کی۔ حضرت زکریاؑ جب بھی حضرت مریم سلامٌ علیہا کے پاس آتے تو اُن سے علم و حکمت کے بہت اعلیٰ اعلیٰ نکات سنتے اور حیران ہوتے کہ تنہائی میں اُن کے پاس علم و حکمت کے یہ اعلیٰ موتی کہاں سے آتے ہیں؟ ایک بار حضرت مریم سلامٌ علیہا سے پوچھا کہ یہ کہاں سے سیکھے؟ اُنہوں نے جواب دیا **هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ** ...... یہ اللہ کی طرف سے ہیں۔ اللہ بغیر اسباب کے بھی عطا کرتا ہے۔ یہ جواب سن کر حضرت زکریاؑ کے دل پر چوٹ پڑی اور فوراً اللہ سے دعا کی کہ اگرچہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بوڑھا ہو چکا ہوں لیکن تو بغیر اسباب کے بھی دے سکتا ہے، مجھے ایک نیک بیٹا عطا فرما جو میرے بعد حق کی تبلیغ کے مشن کو جاری رکھے۔ اللہ نے اُنہیں حضرت یحییٰؑ جیسا عظیم بیٹا عطا فرمایا۔ اللہ ہمیں بھی اپنے فضل سے نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۵ ...... آیات ۴۲ تا ۵۴

حضرت عیسیٰؑ کی ولادت، معجزے اور پکار

پانچویں رکوع میں حضرت عیسیٰؑ کی بغیر والد کے معجزانہ ولادت اور پھر اُن کے ہاتھ سے ظاہر ہونے والے بہت سے معجزات کا بیان ہے۔ اُن کی اِس پکار کا بھی ذکر ہے کہ **مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ** ...... کون ہے جو اللہ کے لیے یعنی اُس کے دین کی نصرت کے لیے میرا ساتھ دے گا؟ محض

چندافراد نے اُن کی دعوت قبول کی اور اللہ کی فرمانبرداری اور اُس کے دین کی سربلندی کے لیے حضرت عیسیٰ ؑ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔

رکوع ٦ ...... آیات ۵۵ تا ٦٣

حضرت عیسیٰ ؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کا بیان

چھٹے رکوع میں حضرت عیسیٰ ؑ کو تسلی دی گئی کہ اللہ اُن کی حفاظت فرمائے گا۔ اُنہیں آسمان پر اٹھالے گا اور اُن کے دشمنوں کو دنیا اور آخرت میں عذاب سے دوچار کرے گا۔

رکوع ۷ ...... آیات ٦۴ تا ۷١

دعوت کی بنیاد مشترکہ باتوں کو بناؤ

ساتویں رکوع میں اہلِ کتاب کو دعوت دی گئی کہ آؤ ہم سب آسمانی کتابوں کی مشترکہ تعلیم کو قبول کر کے اختلاف ختم کرلیں۔ وہ مشترکہ تعلیم یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اِس کے ہر حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں۔ گویا جب بھی کسی فریق کو دعوت دینی ہو، تو دعوت کی بنیاد ایسے نکات کو بنایا جائے جو دونوں فریقوں کے درمیان مشترک ہوں۔ اہلِ کتاب کی محرومی کہ اُنہوں نے اِس دعوت کو قبول نہ کیا بلکہ دوسروں کو بھی توحید کی راہ سے روکنے کا جرم کیا۔

رکوع ۸ ...... آیات ۷۲ تا ۸٠

یہودیوں کی سازش اور گمراہی

آٹھویں رکوع میں یہود کی ایک سازش اور ایک گمراہی کا ذکر ہے۔ اُنہیں اِس بات پر شدید غصہ تھا کہ جو بھی مسلمان ہوتا ہے وہ اِس دین پر قائم رہتا ہے اور اِسے چھوڑتا نہیں۔ اُنہوں نے سازش کے تحت طے کیا کہ ہم صبح کے وقت ظاہری طور پر اسلام قبول کر لیں گے اور شام کے وقت اسلام کو چھوڑنے کا اعلان کریں گے تا کہ اسلام کی ساکھ (**Credibility**) متأثر ہو اور کچھ لوگوں کے دلوں میں اِس کے حوالے سے شکوک وشبہات پیدا ہو جائیں۔ اِس رکوع میں یہود کی ایک گمراہی بھی بیان ہوئی۔ اُن کا دعویٰ تھا کہ ہم غیر یہودیوں کے ساتھ ہر قسم کی

زیادتی کر سکتے ہیں اور اِس پر اللہ ہمیں سزا نہیں دے گا۔ شریعت پر عمل صرف یہود کے درمیان ہوگا۔ غیر یہودیوں کے لیے کوئی شریعت نہیں۔ اللہ نے اُن کے اِس دعویٰ کو جھوٹ قرار دیا اور اُنہیں دردناک عذاب کی وعید سنائی۔ اللہ کا ضابطہ تو یہ ہے کہ جو بھی ایمان لائے گا اور تقویٰ کی روش اختیار کرے گا، اللہ اُسے ضرور نوازے گا، خواہ وہ کسی نسل اور کسی رنگ کا ہو۔

رکوع ۹ ...... آیات ۸۱ تا ۹۱

انبیاءؑ کا اللہ سے عہد

نویں رکوع میں انبیاء کرامؑ سے لیے گئے ایک عہد کا ذکر ہے۔ تمام انبیاءؑ سے اللہ نے عہد لیا تھا کہ تمہاری موجودگی میں اگر آخری رسول ﷺ آ جائیں تو اُن پر ایمان لانا اور اُن کا ساتھ دینا۔ تمام انبیاءؑ نے اقرار کیا کہ ہم ایسا کریں گے۔ اب جو لوگ بھی اِن انبیاءؑ کے نام لیوا ہیں، اُن پر لازم ہے کہ وہ اپنے انبیاء کے کیے گئے عہد کی پابندی کریں۔ یہودیوں اور عیسائیوں کو چاہیے کہ اپنے انبیاءؑ کے عہد کا پاس کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ پر ایمان لے آئیں اور دین اسلام کو قبول کر لیں۔ اِس رکوع میں خبردار کیا گیا کہ اگر کسی نے دینِ اسلام کو قبول نہ کیا تو اللہ یہ روش ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ ایسے لوگوں پر اللہ کی طرف سے دنیا میں لعنت اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا۔ ہاں! اگر وہ توبہ کر لیں اور نبی پاک ﷺ پر ایمان لا کر اسلام کو قبول کر لیں گے تو پھر اللہ کے ہاں اُن کی بخشش کی صورت پیدا ہو جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ

اے اللہ بنا دے قرآن کو

رَبِيْعَ قُلُوْبِنَا ...... وَ ...... نُوْرَ صُدُوْرِنَا

ہمارے دلوں کی بہار ...... اور ...... ہمارے سینوں کا نور

وَجِلَاءَ اَحْزَانِنَا ...... وَ ...... ذَهَابَ هُمُوْمِنَا وَغُمُوْمِنَا

اور ہمارے دکھوں کا مداوا ...... اور ...... ہمارے تفکرات وغموں کا دور کرنے والا

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال، بلاک 13-C، گلشنِ اقبال۔ فون: 34986771

2- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس۔ فون: 35340022-4

3- دوسری منزل، حق چیمبر، نزد بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی۔ فون: 34306040-41

4- قرآن مرکز، متصل مسجد طیبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4۔ فون: 38740552

5- پلاٹ نمبر 398، سیکٹر A، بھٹائی کالونی، نزد حبیب بینک، کورنگی کراسنگ۔ فون: 34228206

6- قرآن مرکز، B-238، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ 35478063

7- قرآن مرکز، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، نزد رضوان سوسائٹس، لانڈھی 2۔ فون: 0321-8720922

8- بلڈنگ نمبر 41-E، کمرشل اسٹریٹ نمبر 14، فیز II ایکسٹینشن، DHA۔ فون: 0333-3496583

9- نزد لیاقت لائبریری، M.S.Traders ٹائر شاپ کے اوپر، اسٹیڈیم روڈ۔
فون: 38320947، 0300-2541568

10- 11- داؤد منزل، نزد فریسکو سوئیٹس، آرام باغ۔ فون: 32620496

11- مکان نمبر A-26، سیکنڈ فلور، سیکٹر 5/B-1، نارتھ کراچی۔

12- LS-9 سیکٹر 11-K پاور ہاوس چورنگی، نارتھ کراچی۔ فون: 0321-2023783

13- II-E 2/7، ناظم آباد نمبر 2، نزد حور مارکیٹ، کراچی۔ فون: 36605413

14- فلیٹ A-1، ممتاز اسکوائر نزد کے ای ایس سی آفس، بلاک "K"، نارتھ ناظم آباد۔ فون 36632397

15- قرآن اکیڈمی یاسین آباد، فیڈرل بی ایریا، بلاک 9۔ فون: 36806561 - 36337346

16- قرآن مرکز، فلیٹ نمبر 1 حق اسکوائر، SB-49، بلاک 13C گلشن اقبال۔ فون: 34986771

17- قرآن مرکز، R-20، پایونیئر فاؤنٹین، فیز 2، گلزارِ ہجری، KDA اسکیم 33۔ فون: 37091023

18- شاپ نمبر M-1، حرمین ٹاور، بلاک 19، نزد جوہر موڑ۔ فون: 35479106

19- بیسمنٹ، سالکین بسیرا، بلاک 14، گلستانِ جوہر۔ فون: 0300-8273916

20- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 38143055

21- دفتر تنظیم نزد اسلام چوک اورنگی ساڑھے گیارہ۔ فون 0333-2361069

22- مکان نمبر 174/F، فرنٹیئر کالونی، اقبال پینٹر، مجاہد کالونی، اورنگی ٹاؤن۔ 0345-2818681